رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۷۰/۴۵ | جمعرات ۷ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ ۵ نبوت ۱۳۶۰ ہش ۵ نومبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۵۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۳ نومبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کو روح القدس کی تائید سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور لمبی بابرکت عمر عطا کرے آمین۔

● میرے شوہر مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ سیالکوٹ کی آنکھ کا اپریشن مورخہ ۲۹ اکتوبر بروز جمعرات سول ہسپتال فیصل آباد میں ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے الحمد للہ۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو کامل شفا عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور احسن رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق بخشے آمین۔ "محمودہ ناصر"

(اہلیہ مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ حال فیصل آباد)

● خاکسار کو آجکل پھر شانہ میں درد اور جلن کی تکلیف ہے زیادہ چلنا پھرنا دشوار ہے چھ سات روز سے بخار بھی آ رہا ہے احباب سے درخواست ہے کہ صحتِ کاملہ و عاجلہ کے دعا فرمائیں۔

(محمد صدیق امرتسری ۳۶ طارق منزل دارالبرکات ربوہ)

صرف خدا کی ایک واحد ذات ایسی ہے جو ہر چیز پر اثر ڈالتی ہے لیکن اور کوئی چیز اس کی ذات پر اثر نہیں ڈال سکتی۔

چہارم یہ کہ انسان اپنی ہر ضرورت خدا تعالیٰ سے طلب کرتا ہے۔ فطرتِ انسانی میں یہ ہے کہ خدا سے طلب کرے اور حقیقتِ کائنات یہ ہے

(باقی صفحہ ۸ پر)

ضروری اعلان

برائے کارکنات جلسہ سالانہ

امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر جو کارکنات جلسہ گاہ اور قیامگاہ میں ڈیوٹی دینا چاہتی ہیں وہ اپنا نام پندرہ نومبر ۱۹۸۱ء تک دفتر لجنہ میں بھجوا دیں۔ اس کے بعد کوئی نام نہیں لیا جائیگا۔ نام کے ساتھ مندرجہ ذیل کوائف بھی بھجوائیں۔

ولدیت یا زوجیت، عمر، تعلیم، گذشتہ سال کہاں کام کیا تھا؛ اس سال کہاں کام کرنا چاہتی ہیں۔ نیز اپنا پورا پتہ بھی درج کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ذیلی تنظیموں میں یکجہتی پیدا کرنے کیلئے

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجلسِ توازن کا قیام

اس کا کام تینوں ذیلی تنظیموں کی کارکردگی میں توازن اور یکسانیت پیدا کرنا ہوگا

ہماری تنظیموں کے انفرادی اور اجتماعی پروگرام اللہ تعالیٰ کی صفات میں رنگین ہونے چاہئیں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ۲۴ ویں سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس سے سیدنا حضور انور کے خطاب کا خلاصہ

ربوہ۔ یکم نبوت / نومبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک "مجلسِ توازن" قائم کرنے کا اعلان فرمایا ہے جس میں جماعت احمدیہ کی تینوں ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے نمائندے شامل ہوں گے اور اس کا کام تینوں تنظیموں کی کارکردگی میں توازن اور یکسانیت پیدا کرنا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے یہ اعلان مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کے ۲۴ ویں سالانہ اجتماع کے آخری روز یکم نومبر ۱۹۸۱ء کو دن کے ایک بجے کے قریب اپنی اختتامی تقریر میں کیا۔ حضور انور نے اپنا خطاب ۱۱ بج کر ۵۵ منٹ پر شروع کیا اور ایک بج کر ۳ منٹ پر ختم فرمایا۔ اس طرح حضور نے ایک گھنٹہ آٹھ منٹ خطاب فرمایا۔

حضور ۱۱ بج کر ۱۸ منٹ پر مقام اجتماع انصار اللہ (جو اس دفعہ مسجد اقصیٰ کا صحن تھا) میں تشریف لائے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا نے کی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے سیدنا حضرت اقدس کا شیریں کلام ترنم سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم ثاقب زیروی صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ "لاھوت" نے اپنی تازہ ترین نظم بعنوان "فریاد" رب عزوجل کی بارگاہ میں اپنے مخصوص لحن میں سنائی۔ اس کے بعد حضور انور نے انعامات تقسیم فرمائے۔ بعد ازاں تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے اپنے خطاب کے آغاز میں مجلس انصار اللہ میں زندگی کے آثار بڑھنے کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ پچھلے سال کے اجتماع میں ۷۵۵ مجالس اور ۱۱۸۲ نمائندگان حاضر تھے۔ امسال ۸۴۲ مجالس اور ۱۳۰۵ نمائندگان آئے ہیں۔ حضور نے فرمایا جو مجالس رہ گئی ہیں انہیں اپنی فکر کرنی چاہیئے اور ہمیں بھی ان کی بہت فکر کرنی چاہیئے۔

بعد ازاں حضور نے تخلقوا باخلاق اللہ کے تحت اللہ تعالیٰ کی صفات کو اختیار کرنے کے چار پہلوؤں کا ذکر فرمایا:۔

اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور زمین و آسمان میں موجود ہر چیز اس کی پاکیزگی کے ترانے گا رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ صرف مذہب اسلام ذات خداوندی کا یہ اعلیٰ تصور پیش کرتا ہے۔

دوم یہ کہ اللہ تعالیٰ تمام صفاتِ حسنہ سے متصف ہے اور تمام رذائل سے بکلی منزہ ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی صفاتِ حسنہ کے رنگ سے متصف ہو جانے کا حکم دیا ہے اس لئے اللہ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں اور انسان میں ایسی صلاحیتیں پیدا کر دی ہیں کہ وہ خدا کا رنگ اپنے اوپر چڑھا سکے۔

سوم یہ کہ اللہ کی ذات و صفات میں کوئی تضاد نہیں۔ یہ کائنات جو اللہ کی ذات و صفات کی مظہر ہے یہ مکمل منطقی اکائی LOGICAL WHOLE ہے۔ ہر چیز کائنات کی ایک دوسرے سے بندھی ہوئی ہے ہر چیز خدا کی پاکیزگی بیان کرتی ہے اور اس لحاظ سے سارے عالمین کی ہر چیز انسان کی خدمت میں لگی ہوئی ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ ساری کائنات میں ایک مکمل توازن اور میزان قائم ہے۔ اس کائنات میں ہر چیز دوسری چیز سے تعاون کرتی اور اسے سہارا دیتی ہے۔ زمین سورج سے جس معین فاصلے پر ہے اس سے ذرا زیادہ دور ہو جائے تو ٹھنڈ کے مارے ہر چیز جم جائے اور ذرا نزدیک ہو جائے تو ہر چیز گرمی سے جل اٹھے اس میں ایک تصور زوجین کا بھی ہے یعنی عالم میں ہر چیز دوسرے پر اثر ڈالنے والی اور اس کا اثر قبول کرنے والی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ صرف اور

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ● قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۷ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

۵ نبوت ۱۳۶۰ ہش

اصل اور حقیقی شکر گزاری اختیار کرنے کا طریق

ہم قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو بے شمار مادی اور روحانی نعمتیں عطا کی ہیں۔ بنا بریں ان کا یہ ایک بنیادی فرض ہے کہ وہ ان نعمتوں کے عطا ہونے پر اس کا شکر ادا کرتے رہیں۔ اور اس کے شکر گزار بندے بننے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں اور یہ کہ اگر وہ شکر گزار بنیں گے تو خدا تعالیٰ انہیں مزید نعمتوں سے نوازے گا اور اگر وہ کفران نعمت کے مرتکب ہوں گے تو پھر اپنے اس سراسر ناروا طرز عمل کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو عذاب شدید کا مستحق بنائیں گے۔

شکر ایسے بنیادی خلق کی بنیادی اہمیت کے پیش نظر اس سوال کو بنیادی اہمیت حاصل ہے کہ شکر ادا کرنے کا طریق کیا ہے یا یہ کہ وہ کونسا طرز عمل ہے جسے اختیار کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کا شکر گزار بندہ شمار ہو سکتا ہے۔ اس کا سیدھا سا جواب تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو جو نعمتیں عطا کی ہیں یا جن کامیابیوں اور کامرانیوں سے اس نے نوازا ہے ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم ان سے صحیح رنگ میں استفادہ کریں۔ جہاں صحیح رنگ میں استفادہ شکر شمار ہوگا وہاں ان نعمتوں اور کامیابیوں سے غلط رنگ میں استفادہ اور ان کا سراسر غلط استعمال ناشکری کے ذیل میں آئے گا۔

جہاں تک شکر کا تعلق ہے یہ تین طرح سے ادا ہوتا ہے۔ ایک زبان سے دوسرے دل سے اور تیسرے عمل سے۔ شکر کا حق اس وقت تک ادا نہیں ہوتا جب تک کہ تینوں طریقوں سے شکر ادا کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ اسی لئے اسلام نے شکر کے ان تینوں طریقوں کے متعلق تفصیلی احکام دے کر بیک وقت ان تینوں طریقوں کو کام میں لانے کی تعلیم دی ہے۔ دراصل یہ تینوں طریقے بظاہر الگ الگ ہونے کے باوجود باہم اس طرح مربوط ہیں کہ انہیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ جب بھی ایسا طرز عمل اختیار کیا جائے گا کہ ان میں ربط قائم نہ رہے تو شکر گزاری کا حق ادا نہیں ہوگا۔ اور ایسا طرز عمل اختیار کرنے والا عند اللہ شکر گزار شمار نہیں ہو سکے گا۔

زبان سے شکر کا طریق یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی ہمہ جہتی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی حمد میں مصروف رہے۔ چنانچہ اسلام نے زبان سے شکر ادا کرنے کے تعلق میں مومنوں کو ذکر الٰہی میں ہمہ وقت مصروف رہنے کی تلقین کی ہے اور اس بارہ میں تفصیلی احکام دیئے ہیں۔ لیکن شکر اس حد تک ہی محدود نہیں ہے کہ انسان زبان سے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے۔ اور اس کے ذکر میں مصروف رہے بلکہ شکر کے مفہوم میں یہ بات بھی شامل ہے کہ دل میں طبعی طور پر اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا شدید احساس پیدا ہو۔ جس کے زیر اثر دل سراپا سپاس بن جائے اور اس سے محسن حقیقی کی محبت کا چشمہ پھوٹ نکلے اور وہ اس پر سو جان سے فدا ہونے کے لئے تیار ہو۔ اسلام نے دل کے سپاس گزار ہونے اور اس سے محبت الٰہی کا چشمہ پھوٹنے سے متعلق بھی تفصیلی تعلیم دی ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں بھی قرآن مجید اور احادیث میں تفصیلی ہدایات اور احکام موجود ہیں۔ پھر دل کی سپاس گزاری اور اس میں پیدا ہونے والا محبت الٰہی کا جذبہ اس وقت تک متحقق نہیں ہو سکتا۔ جب تک انسان سے اس کے مطابق اعمال سرزد نہ ہوں جہاں تک اعمال کا تعلق ہے۔ ان کے بارہ میں اسلام نے اتنے تفصیلی احکام دیئے ہیں جو انسان کی ہر حرکت و سکون پر محیط ہیں۔ ان میں جملہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی آجاتی ہے کوئی بھی فعل خواہ اس کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے۔ یا خدمت دین اور اس کے مصالح سے وہ ان احکام اور ان کی بجا آوری سے باہر نہیں رہتا۔

اس سے ظاہر ہے کہ شکر کا حق اس وقت تک ادا نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ بیک وقت زبان۔ دل اور عمل شکر گزاری میں شامل نہ ہوں۔ خالی زبان سے الحمد للہ الحمد للہ کہنے کا نام شکر گزاری نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ دلی جذبات محبت اور مخلصانہ اعمال بھی اس امر کا ثبوت مہیا کر رہے ہوں کہ فی الحقیقت تمام تعریفوں کا سزاوار صرف اور صرف محسن حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات بے ہمتا ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے امر کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ جس کو لازم پکڑنے سے زبان دل اور عمل سے شکر ادا کرنا چنداں مشکل نہیں رہتا بلکہ بہت آسان ہو جاتا ہے اور فی الوقت اس کی طرف توجہ دلانا ہی ہمارے پیش نظر ہے۔ اس اہم امر کا ذکر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بعض صفات بیان کرتے ہوئے کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی مثالی شکر گزاری کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا ۚ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ شَاكِرًا لِأَنْعُمِهِ ۚ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝

(سورۃ النحل آیات ۱۲۱ تا ۱۲۳)

ترجمہ: ابراہیم یقیناً ہر (اک) خیر کا جامع اللہ کے لئے تذلل اختیار کرنے والا اور ہمیشہ خدا کی فرمانبرداری کرنے والا تھا اور مشرکوں میں سے نہیں تھا اور اس کے انعاموں کا شکر گزار تھا۔ اس کے رب نے اسے برگزیدہ کیا تھا اور سیدھی راہ کی طرف اس کی راہنمائی کی تھی اور ہم نے اسے اس دنیا میں بھی بڑی کامیابی بخشی تھی اور وہ آخرت میں بھی یقیناً صالح لوگوں میں سے ہوگا۔

ان آیات میں یوں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بہت بلند پایہ صفات کا ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے انعاموں پر ان کے شکر گزار ہونے کا راز اس امر کو قرار دیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے والے تھے۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری اختیار کرے تو اس کو زبان دل اور عمل سے شکر گزاری کی توفیق از خود ملتی چلی جائے گی۔ کیونکہ اصل شکر گزاری تو دین پر کما حقہ عمل پیرا ہونے ہی کا دوسرا نام ہے۔ اور یہی وہ امر ہے جس کی طرف سیدنا حضرت اقدس نے ہمیں بار بار توجہ دلائی ہے۔ مثال کے طور پر آپ اختصار لیکن کمال جامعیت کے ساتھ شکر گزاری کی اصل حقیقت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے۔ مسلمان پوچھنے پر الحمد للہ کہہ دینا سچا سپاس اور شکر نہیں ہے۔ اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی طہارت اور تقوے کی راہیں اختیار کر لیں تو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۷۸)

ظاہر ہے انسان تقوے و طہارت اختیار نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ وہ احکام الٰہی کی کامل فرمانبرداری اختیار نہ کرے۔ اول تو جملہ احکام الٰہی سے کامل واقفیت حاصل کرنا ہر کسی کے بس میں نہیں ہوتا۔ اور اگر انسان حاصل بھی کرے تو ضروری نہیں کہ اسے عمل کی توفیق بھی ملے۔ اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ انسان امام وقت کا دامن پکڑ کر اس کے پیچھے ہو لے اور اس کا ہر حکم بجا لا کر اس کے نقش قدم پر چلتا چلا جائے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اطاعت الٰہی اور زبان، دل اور عمل سے حقیقی شکر گزاری کی اسے توفیق ملتی چلی جائے گی۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس نے فرمایا:

"غرض اس خانہ (یعنی خانۂ دل) کو (ناشکری کے) بتوں سے پاک کرنے کے لئے ایک جہاد کی ضرورت ہے اور اس جہاد کی راہ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ اور یقین دلاتا ہوں کہ اگر تم اس پر عمل کرو گے تو ان بتوں کو توڑ ڈالو گے اور یہ راہ میں اپنی خود تراشیدہ نہیں بتاتا بلکہ خدا نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں بتاؤں۔ اور وہ راہ کیا ہے؟ میری پیروی کرو اور میرے پیچھے چلے آؤ۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۸۷)

الغرض حقیقی شکر گزاری کے لئے احکام الٰہی کی اطاعت ضروری ہے اور احکام الٰہی کی اطاعت کی توفیق نہیں مل سکتی جب تک امام کی پیروی نہ کی جائے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانی ترقی کا زینہ ــــ مصائب و ابتلاء

مکرم نعمت اللہ صاحب بشارت مربی سلسلہ چک ۹۶ مرج ضلع فیصل آباد

سلسلہ مادی و جسمانی کو سلسلہ روحانی سے ایک خاص مناسبت ہے۔ سو جس طرح اس مادی دنیا میں زیور بنانے کیلئے سونے کو بھٹی میں ڈالا جاتا ہے۔ ایسے ہی روحانی دنیا میں کامل مومن بننے کے لئے ضروری ہے کہ وہ مصائب و شدائد کی بھٹی میں ڈال کر کندن کیا جائے اور جیسے سونے کو بھٹی میں ڈالنے کا ایک مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ سونے کے ساتھ جو گھٹیا قسم کی چیز ملی ہوئی ہے اسے دور کر دیا جائے۔ ایسے ہی مومن کو مصائب میں ڈال کر اس کے ایمان کو میل کچیل سے پاک و صاف کر کے صیقل کیا جاتا ہے۔

جسمانی و روحانی سلسلہ کی نسبت کو اس طرح بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ جس طرح اس دنیا میں مختلف حکومتیں اور بادشاہتیں اعلیٰ مراتب و اعلیٰ عہدے دینے کے لئے مختلف قسم کے امتحانات مقرر کرتی ہیں اور کوئی شخص ان امتحانات کو پاس کئے بغیر کوئی عہدہ حاصل نہیں کر سکتا اور نہ اپنے سابقہ عہدہ سے ہی ترقی۔ اسی طریق کے مطابق خدا تعالیٰ بھی اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے اور امتحان لیتا ہے اور اس امتحان میں کامیابی کے بعد اعلیٰ درجات عطا فرماتا ہے اور کامیاب ہونے والوں کو ان کے ایمان اور اخلاص کے مطابق ترقیات عطا فرماتا ہے۔

انبیاء کی بعثت کے وقت جب ایک نیا روحانی سلسلہ قائم کیا جاتا ہے تو اس وقت یہ امتحانات کثرت سے وقوع میں آتے ہیں۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"جب اللہ تعالیٰ کسی آسمانی سلسلہ کو قائم کرتا ہے تو ابتلا اس کی جزو ہوتے ہیں۔ جو اس سلسلہ میں داخل ہوتا ہے ضروری ہوتا ہے کہ اس پر کوئی نہ کوئی ابتلاء آوے تا کہ اللہ تعالیٰ سچے اور مستقل مزاجوں میں امتیاز کر دے اور صبر کرنیوالوں کے مدارج میں ترقی ہو۔ ابتلا کا آنا بہت ضروری ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ

کیا لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ وہ صرف اتنا کہنے پر ہی چھوڑ دیئے جاویں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان پر کوئی ابتلا نہ آوے ایسا کبھی نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے کہ وہ غداروں اور کچوں کو الگ کر دے۔ پس ایمان کے بعد ضروری ہے کہ انسان دکھ اٹھاوے بغیر اس کے ایمان کا کچھ مزا ہی نہیں ملتا۔" (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۹۹)

خدا تعالیٰ نے خاص طور پر دو قسم کی تکلیفیں بغرض امتحان مقرر کی ہوئی ہیں۔

۱۔ شرعی تکلیفات ۲۔ قضاء و قدر کی تکلیفات

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"تکالیف دو ہی قسم کی ہیں ایک حصہ تو وہ ہے جو احکام پر مشتمل ہے جن میں نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج وغیرہ داخل ہیں۔ ان میں کسی قدر عذر اور حیلے وغیرہ کی بھی گنجائش ہے۔ اور جب تک پورا اخلاص اور کامل یقین نہ ہو انسان ان سے کسی نہ کسی قدر بچنے کی یا آرام کی صورت پیدا کرنے کی کوئی نہ کوئی راہ نکال ہی لیتا ہے پس اس طرح کی کوئی کسر جو انسانی کمزوری کی وجہ سے رہ گئی ہو اس کسر کے پورا کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے تکالیف قضاء قدر رکھ دی ہیں تا کہ انسانی فطرت کی کمزوری کی وجہ سے جو کمی رہ گئی ہو خدا کے فضل کے ہاتھ سے پوری ہو جائے۔"

(الحکم ۱۴ر جولائی ۱۹۰۸ء جلد ۱۲ صفحہ ۱۴)

خدا تعالیٰ نے ان ابتلاؤں کا ذکر بار بار قرآن مجید میں فرمایا ہے تا کہ مومنین کو پہلے سے ہی اس بات کا علم ہو کہ وہ ضرور آزمائے جائیں گے، اور اس کے نتیجہ میں جب بھی ان پر کوئی آزمائش کا وقت آئے گا تو وہ صبر سے کام لیتے ہوئے جادئے استقامت پر گامزن رہیں گے کیونکہ اس کے بغیر خدا تعالیٰ کی رضا (جنت) کا حصول ناممکن ہے۔

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ۝

(سورۃ البقرہ آیت ۲۱۵)

ترجمہ:۔ کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ باوجود اس کے کہ ابھی تم پر ان لوگوں کی سی تکلیف کی حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے گذرے ہیں تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟ انہیں تنگی بھی پہنچی اور تکلیف بھی اور انہیں خوب خوف دلایا گیا تا کہ اس وقت کا رسول اور اس کے ساتھ ایمان والے کہہ اٹھیں کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ یاد رکھو اللہ کی مدد یقیناً قریب ہے۔

اس آیت کریمہ سے ابتلاؤں کی اصل غرض کا پتہ چلتا ہے اور وجہ یہ ہے کہ ابتلاؤں کے نتیجہ میں مومنین کے دلوں میں خدا تعالیٰ کا خوف اور اس کی خشیت پہلے سے کہیں زیادہ پیدا ہوتی ہے اور دعاؤں کی تحریک ہوتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف بار بار جھکتے ہیں جس کے نتیجہ میں ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور نئے نئے نشانات کے ظاہر ہونے سے ان کے ایمانوں میں ایک نئی روح پیدا ہوتی ہے جو ان کے ایمانوں کو بڑھاتی ہے پھر جب مومنین کی دعائیں انتہا تک پہنچتی ہیں اور ابتلاؤں کی اصل غرض پوری ہو جاتی ہے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ کی عظیم بشارت دی جاتی ہے۔ الغرض ابتلاء و مصائب سے دعا میں ایک خاص جوش پیدا ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ قبولیت کا شرف پاتی ہے۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلا پر ابتلا آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلا بھی آ جاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں ..... ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سر یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۵)

نیز فرمایا۔

"یہ مت سمجھو کہ جس کو ہم و غم پہنچتا ہے وہ بد قسمت ہے۔ نہیں خدا اس کو پیار کرتا ہے جیسے مرہم لگانے سے پہلے چیرنا اور جراحی کا عمل ضروری ہے اسی طرح خدا کی راہ میں ہم و غم آنا ضروری ہے۔ غرض یہ انسانی فطرت میں ایک امر واقعہ شدہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ یہ ثابت کرتا ہے کہ دنیا کی حقیقت کیا ہے اور اس میں کیا کیا بلائیں اور حوادث آتے ہیں۔ ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے"

(الحکم ۱۷ر دسمبر ۱۹۰۲ء جلد ۶ صفحہ ۴۵)

ابتلاؤں کی مختلف قسموں کا ذکر خدا تعالیٰ نے سورۃ بقرہ آیت ۱۵۶ میں فرمایا ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝

ترجمہ:۔ اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی کے ذریعہ سے ضرور آزمائیں گے اور (اے رسول) تو ان صبر کرنیوالوں کو خوشخبری سنا دے جن پر جب بھی کوئی مصیبت آئے گھبراتے نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم تمہیں پانچ چیزوں سے آزمائیں گے ۱۔ خوف ۲۔ بھوک ۳۔ اموال کی کمی ۴۔ جانوں کی کمی ۵۔ ثمرات۔ ان پانچ ابتلاؤں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"ایک ابتلا تو یہ ہوگا کہ دشمنوں کے حملوں کا تمہیں خوف لاحق ہو گا، ساری قومیں تمہارے خلاف کھڑی ہو جائیں گی اور تم پر حملہ کریں گی، حکومتیں تم سے ناراض ہو جائیں گی اور تمہیں مٹانے کی کوشش کریں گی پھر اس سے ترقی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بھوک کے ذریعہ مومنوں کے ثبات قدم کا امتحان لیتا ہے بھوک کی تکلیف سے یہ مراد ہے کہ جب خدا تعالیٰ کے مامور کی آواز پر ایک گروہ جمع ہو جاتا ہے تو لوگ ان کا بائیکاٹ کر دیتے ہیں۔ ملازموں سے برخواست کر دیتے ہیں دوکانوں سے سودا نہیں دیتے پیشہ وروں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کام لینا بند کر دیتے ہیں گویا پہلے تو صرف دھمکیاں دیتے ہیں جن کی وجہ سے خوف لاحق ہوتا ہے کہ کہیں وہ نقصان نہ پہنچا دیں مگر دوسرے قدم ہر دم عملی رنگ میں بھوک اور افلاس کے سامان پیدا کر دیتے ہیں پھر ... تمہارے مالوں کا لوٹنا بھی جائز قرار دے دیا جائے گا ..... لیکن جب اس سے بھی کچھ نہیں بنتا تو پھر وہ مومنوں کی جانوں پر حملہ شروع کر دیتے ہیں لیکن جب وہ جان دینے سے بھی باز نہیں آتے تو ان کی اولادوں پر حملے کرنے لگ جاتے ہیں "

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۲۹۴)

ان ابتلاؤں اور امتحانات کی کیفیت و کمیت سے متعلق ایک خاص بات یہ ہے کہ ادنیٰ اور اعلیٰ درجہ کے مومنوں کے لئے ان کا مقصد جُدا جُدا ہوتا ہے۔ ادنیٰ درجہ کے مومنوں پر ابتلاء آنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ انہیں اپنی ایمانی حالت معلوم ہو جائے کہ وہ کیسی ہے اس کے بالمقابل اعلیٰ درجہ کے مومنوں پر ابتلاء اس لئے آتے ہیں تاکہ دوسروں کو معلوم ہو جائے کہ وہ کیسے اعلیٰ مقام پر پہنچے ہوئے ہیں چونکہ ان ابتلاؤں کا مقصد علیحدہ علیحدہ ہے اس لئے یہ ابتلا مومنین کے روحانی درجات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی قوتِ برداشت کی استعدادوں کے مطابق آتے ہیں۔ بمطابق آیات قرآنی لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا

حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ سخت ابتلا کس پر آتا ہے حضورؐ نے فرمایا کہ نبیوں پر۔ ان کے بعد پھر درجہ بدرجہ نیک لوگوں پر۔ ہر انسان پر اس کے دینی مقام کے لحاظ سے ابتلا آتا ہے اگر وہ شخص اپنے دین میں پختہ ہے تو اس پر سخت ابتلا آتا ہے اور اگر وہ دین میں کمزور ہے تو اس پر نرم ابتلا آتا ہے۔ اسی طرح ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص زمین پر سے بے گناہ ہو کر چلتا ہے۔

ابتلاؤں میں لذت

جب ایک بندہ ابتلا اور مصیبت کے وقت صبر سے کام لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے کامیابی کی دعائیں کرتا ہوا اس ابتلا میں کود پڑتا ہے تو پھر وہی مصیبت اس کے لئے لذت کا موجب بن جاتی ہے اور وہ اس میں دنیا و مافیہا سے زیادہ حلاوت و شیرینی پاتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ ساری دنیا کی چیزوں کو اس لذت کے مقابلہ میں ایک مرے ہوئے کیڑے سے زیادہ حیثیت نہیں دیتا۔ لیکن جو شخص گھبرا جاتا ہے اور استقامت اختیار نہیں کرتا وہی ابتلا اس کے لئے دوزخ بن جاتا ہے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں

" الفاظ وفا نہیں کرتے جو اس لذت کو بیان کر سکیں جو اخیار و ابرار کو ان بلاؤں کے ذریعہ آتی ہے یہ لذت تمام سفلی لذتوں سے بڑھی ہوئی ہے اور فوق الفوق لذت ہوتی ہے یہ مصیبت کیا ہے؟ ایک عظیم الشان دعوت ہے جس میں قسم قسم کے انعام و کرام اور پھل اور میوے پیش کئے جاتے ہیں خدا اس وقت قریب ہوتا ہے فرشتے ان سے مصافحہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے مکالمہ کا شرف عطا کیا جاتا ہے اور وحی والہام سے اس کی تسلی اور سکینت دی جاتی ہے لوگوں کی نظر میں یہ بلاؤں اور مصیبتوں کا وقت ہے مگر دراصل اس وقت اللہ تعالیٰ کے فیضان اور فیوض کی بارش کا وقت ہوتا ہے سفلی اور سطحی خیال کے لوگ اس کو نہیں سمجھ سکتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ بلاؤں اور غموں ہی کا وقت ہے جو مزا آتا ہے اور راحت ملتی ہے "

پھر فرمایا۔

" جب آدمی سلوک میں قدم رکھتا ہے تو ہزارہا بلا اس پر نازل ہوتی ہیں جیسے جنات اور دیو نے حملہ کر دیا ہے مگر جب وہ شخص فیصلہ کر لیتا ہے کہ میں اب واپس نہ ہوں گا اور اس راہ میں جان دے دونگا تو پھر وہ حملہ نہیں ہوتا اور آخر کار وہ بلا ایک باغ میں متبدل ہو جاتی ہے اور جو اس سے ڈرتا ہے اس کے لئے وہ دوزخ بن جاتی ہے۔ اس کا انتہائی مقام بالکل دوزخ کا تمثل ہوتا ہے۔ تاکہ خدا تعالیٰ اسے آزماوے جس نے اس دوزخ کی پرواہ نہ کی وہ کامیاب ہوا، یہ کام بہت نازک ہے بجز موت کے چارہ نہیں۔ "

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۸۴)

ابتلا میں کامیابی پر عظیم برکات کا نزول

ابتلاء و مصائب کے امتحان میں کامیابی پر خدا تعالیٰ کی طرف سے مومنین پر عظیم برکات کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ آزمائش کا ذکر کرنے کے بعد خدا تعالیٰ صبر کرنے والوں کے انعامات سے متعلق فرمایا۔

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ (سورۃ بقرہ آیت ۱۵۸)

یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں نازل ہوتی ہیں اور رحمت بھی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

حضرت مصلح موعود اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

" صلوٰۃ کا تعلق روحانی انعامات سے ہوتا ہے اور رحمت کا تعلق ان مادی انعامات سے ہوتا ہے جو ماحول سے تعلق رکھتے ہیں پس بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ ابتلاؤں میں ثابت قدم رہنے والوں کو روحانی برکات سے بھی مستفیض کرتا ہے اور انہیں مادی فوائد اور ترقیات جو ماحول سے تعلق رکھتی ہیں وہ بھی عطا کرتا ہے "

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۳۰۴)

حدیث شریف میں آتا ہے

عن صهيب بن سنانٍ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبًا لِاَمرِ المُؤمِنِ اِنَّ اَمرَہٗ کُلَّہٗ لَہٗ خَیرٌ وَلَیسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلمُؤمِنِ اِن اَصَابَتہُ سَرَّآءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیرًا لَّہٗ۔ وَاِن اَصَابَتہُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیرًا لَّہٗ

(حدیقۃ الصالحین صفحہ ۲۲۹)

ترجمہ:۔ حضرت صہیب بن سنان رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کے سارے کام برکت ہی برکت ہوتے ہیں یہ فضل صرف مومن کے لئے مختص ہے اگر اس کو کوئی خوشی و مسرت نصیب ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے اور اس کی شکر گذاری اس کے لئے مزید خیر و برکت کا موجب بنتی ہے اور اگر اس کو کوئی دکھ پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور اس کا یہ طرزِ عمل بھی اس کے لئے خیر و برکت کا ہی باعث ہے اور وہ صبر کر کے ثواب حاصل کرتا ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان صرف ابتلاؤں اور مصائب کے ذریعہ ہی نہیں لیتا بلکہ کبھی وہ امتحان قسم قسم کی نعمتیں اور آسائشیں دے کر لیتا ہے۔ کہ آیا میرا بندہ ان انعامات پر شکر کرتا ہے یا نہیں اور جب وہ شکر کرتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ "ولئن شکرتم لازیدنکم" کے مطابق اپنے بندہ سے سلوک کرتا ہے۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

" یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا، پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو آخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت سے پیش آئے گی، وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے "

(رسالہ الوصیت صفحہ ۸، ۹)

ہمارا نصب العین

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

" کسی احمدی کو یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ سُکھ پہنچانے کے لیے کسی احمدی کی تلاش کی جائے بلکہ اسے یہ دیکھنا چاہیئے کہ اُسے سُکھ پہنچانے کے لیے کسی انسان یا کسی حیوان یا کسی حس رکھنے والی مخلوق کی ضرورت ہے دنیا سے دکھ کو دُور کرنا اس کا نصب العین ہونا چاہیئے اگر اس نے خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے تو اُسے یہ طریق اختیار کرنا پڑے گا کیونکہ اگر وہ دنیا میں دُکھ پیدا کرنے کا موجب بنے گا تو خدا تعالیٰ کی رحمت اور اُس کے پیار سے اور اس کی محبت سے ہاتھ دھو بیٹھے گا "

(الفضل ۵ اپریل ۱۹۷۵ء)

" جو خدا کے لئے ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا "

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۴۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وسطی افریقہ میں ہمارا پہلا مشن

زیمبیا (قسط ۹)

(مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ زیمبیا)

پولیس ہیڈ کوارٹرز سے جب ۴ر جنوری ۱۹۷۲ء کو تقریباً ۱۲ بجے دوپہر خاکسار کسی قدر مایوسی کے عالم میں واپس آہستہ آہستہ چلتے ہوئے تقریباً ایک بجے "چی بولیا" پہنچا جو میسّر ہوا کھا کر سخت کوفت کی وجہ سے جلد سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ ایک دو منزلہ پختہ عمارت میں داخل ہونا چاہتا ہوں لیکن اُس کے جس دروازے پر جاتا ہوں اُسے بند پاتا ہوں۔ کھٹکھٹاتا ہوں لیکن کوئی جواب نہیں ملتا۔ باہر کی طرف ہی چند سیڑھیوں پر چڑھتا ہوں جو ایک دروازے پر ختم ہوتی ہیں۔ اِس دروازے کو بھی نسبتاً زور سے کھٹکھٹاتا ہوں لیکن بے سود۔ دروازے سے کچھ اوپر ایک روشن دان ہے جو آدھا کھلا ہے۔ خاکسار اُس تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ کافی مشکل سے بالآخر اُس تک پہنچتا ہوں اور اُس کے کھلے حصہ تک منہ پہنچا کر زور سے سواحیلی زبان میں کہتا ہوں۔

Mwenyewe ya
nyumba fungua
mlango.

یعنی اے گھر کے مالک دروازہ کھول دے۔ جب کوئی آواز نہ آئی تو نیچے اُتر آیا اور خواب ختم ہو گئی۔

انسپکٹر کے ناموافق رویہ کی وجہ سے پہلے ہی فکرمند تھا اب پریشانی اور بڑھ گئی۔ سرکاری دفاتر پچھلے وقت (غالباً) دو بجے سے پانچ بجے تک دوبارہ کھلتے تھے۔ جس کلرک کے پاس درخواست جمع کرائی تھی اس سے اُس دن کی گفتگو یاد آئی۔ جب اُس نے کہا میں تمہاری درخواست کو درج کر کے ڈسپیچ (DISPATCH) والے دفتر میں بھجوا دوں گا۔ وہ اُسے پولیس ہیڈ کوارٹرز ڈاک کے ذریعہ بھجوا دیں گے۔ مجھے یاد آیا کہ جو خط مجھے منسٹری آف ہوم افیرز (Ministry of Home Affairs) کی طرف سے ملی تھی وہ متعلقہ افسر کے دستخطوں کی تاریخ سے پورے ۱۲ دن کے بعد بذریعہ ڈاک ملی تھی۔ میں نے اس کلرک کو اپنا خدشہ بتا کر درخواست کی کہ تم ڈسپیچ (DISPATCH) والوں سے رجسٹر کروا کے اپنے اردلی کے ہاتھ پولیس ہیڈ کوارٹر پہنچا دو اُس نے انکار کیا۔ میں نے اُس سے کہا۔ یہ بھی شکر ہے کہ تمہاری جگہ کوئی چھوٹی عمر کا آدمی نہیں ورنہ جتنی توجہ تم نے دی ہے میں اُس سے بھی محروم رہتا تم بڑی عمر کے آدمی ہو اور بزرگ ہو۔ کم از کم میری مشکل کے بارے میں سُننے تو ہمدردی سے ہو۔ اُس نے کہا تم بھی تو بڑی عمر کے ہو اس لئے میں نے اوروں کو چھوڑ کر تمہاری طرف خاص توجہ کی ہے اور عزت سے کرسی پر بیٹھایا ہے ورنہ سب کھڑے کھڑے ہی بات کرتے ہیں اور پھر ساتھ ہی کہا میں بھی تو ایک بڑی مشکل میں ہوں میں نے سُنا ہے کہ تم انڈین لوگوں کے پاس "طلسمان" ہوتا ہے جس سے بڑے بڑے کام ہوتے ہیں۔ میں نے کہا۔ ہاں میرے پاس بھی "طلسمان" تو ہے لیکن میں وہ تم کو دے نہیں سکتا لیکن اُس کا راز بتا سکتا ہوں۔ اُس نے بڑے شوق سے کہا تو بتاؤ پھر۔ میں نے کہا دیکھو باہر کتنے لوگ اِس انتظار میں بیٹھے ہیں کہ میں نکلوں تو ان کی بھی باری آئے۔ یہ لمبی باتیں تو اُسی وقت ہو سکتی ہیں جب تمہارے پاس بھی وقت ہو۔ اور دماغ پر کام کا بوجھ کم ہو اور میری بات توجہ سے سُن سکو میں کسی دن پچھلے وقت آؤنگا جب تم کام ختم کر کے جانے والے ہو گے۔ اُس نے کہا بہت اچھا میں تمہارا کیس خود اپنے آدمی کے ہاتھ مطلوبہ جگہ بھجوا دونگا۔ اور وہاں بھی میرا ایک دوست ہے اُسے کہوں گا کہ اس کا خیال رکھے۔ اُس دن کی بات یاد کر کے میں دوبارہ شہر جانے کے لئے تیار ہوا۔ خیال آیا کہ اب ساڑھے تین بجے ہیں۔ میں ساڑھے چار کے قریب تو پہنچ جاؤں گا اور اُس سے کہوں گا کہ پولیس ہیڈ کوارٹرز میں اپنے دوست کے ذریعہ کام جلدی کروانے کی کوشش کرے۔

جب میں اُس کے پاس پہنچا تو اُس کے پاس صرف ایک دو آدمی تھے۔ جب اُن کا کام کر کے فارغ ہوا تو اُس نے میری طرف توجہ کی۔ جب میں نے اُس سے اپنا مقصد بیان کیا تو اُس نے کہا تم بھی عجیب آدمی ہو۔ تم سے کہا تھا کہ یہ کام اتنی جلدی نہیں ہوتے۔ پولیس تحقیقات کی لمبی کارروائی ہو گی اس پر بعض اوقات مہینوں گزر جاتے ہیں۔ تم کہتے ہو کہ ۱۳ جنوری کو تم نے چلے جانا ہے۔ لیکن اگر بفرض محال وہاں سے تمہارے کاغذات کل بھی یہاں آجائیں تو ان کو منسٹری آف ہوم افیرز کو بھیجا جائے گا وہاں کی کارروائی کے بعد نہ جانے کتنے دنوں کے بعد ان کو رجسٹرار کے پاس بھیجا جائے گا۔ اور وہ بھی تمہاری باری پر کارروائی کرے گا۔ اس کے بعد پھر کاغذات مذکورہ وزارت میں واپس جائیں گے اور پھر یہاں کے دفاتر میں گھومتے ہوئے میرے پاس آئیں گے اور میں تمہارا رجسٹریشن سرٹیفکیٹ بذریعہ ڈاک تم کو بھیجوں گا۔ لیکن تم مجھے وہ راز تو بتاؤ جس کا تم نے وعدہ کیا تھا۔ میں نے اُسے کہا کہ دراصل میرے پاس جو "طلسمان" ہے وہ میرے ہی کام آسکتا ہے۔ تمہارے کام وہ "طلسمان" آئے گا جو خود تمہارے اندر موجود ہے اُس نے کہا وہ کیسے۔ اِس پر میں نے بتایا کہ یہ ظاہری "طلسمان" جو پڑیوں میں اور چمڑوں میں بند ہوتے ہیں یہ صرف ایک ڈھونگ ہے اور ان سے صرف سادہ آدمیوں کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ یہ طلسمان بنانے والے خود ناکام و نامراد دنیا سے چلے جاتے ہیں۔ تمہارے اندر جو قوتِ ارادی اور اپنے اوپر اعتماد کی طاقت خدا نے ودیعت کی ہے وہ شاید اُس طلسمان سے بھی زیادہ طاقت ور ہو جو میرے طلسمان میں ہے۔ صرف تمہاری توجہ شاید اُس طرف ابھی نہیں ہوئی۔ اِس قوت کا انحصار کسی خاص ملک پر یا کسی خاص رنگ کے آدمیوں پر منحصر نہیں خدا سب کا ایک ہی ہے اور اُسے سب اچھے لوگ ایک ہی طرح پسند ہیں۔ خدا نے ہر انسان کو بے انتہا قوتیں اور استعدادیں بخشی ہیں۔ انسان ان میں سے جتنی چاہے اپنے کام میں لا سکتا ہے اور پھر میں نے اُسے کہا میں تمہیں دعا سکھاؤں گا جب تم وہ دعا کر کے عملی کوشش شروع کرو گے تو تمہاری تمام مشکلات خود بخود دُور ہونی شروع ہو جائیں گی اور میں یہی راز بتانے تو اس ملک میں بھیجا گیا ہوں۔ اس پر اُس نے کچھ سوال کئے اور میں نے بہت سی باتوں کی وضاحت کی۔ اس پر اُس نے کہا کہ تمہاری باتوں سے مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ میرے اندر ایک نئی قسم کی روشنی پیدا ہوئی ہے اور پھر کہا کہ میں اپنی طرف سے جس حد تک ممکن ہوا کوشش تو کروں گا لیکن یہ ناممکن ہے کہ آٹھ دس دنوں میں تمہارا کام ہو جائے گا۔ اُس نے دعا کا پوچھا تو میں نے اُسے کہا کہ اصل دُعا تو عربی زبان میں ہے میں وہ بھی سکھا دوں گا لیکن میں اُس کا ترجمہ تمہیں بتا دیتا ہوں۔ اور اُسے سورۃ فاتحہ کا ترجمہ بتایا اور اُس کی ہر آیت کی وضاحت کی۔

بہر حال جب میں واپس گھر آگیا تو دوپہر والی خواب دماغ میں بار بار آتی رہی اور خیال آیا کہ یہ خواب پوری ہو گئی ہے کہ آج ہر دروازہ بند ہی پایا ہے۔

رات کو میں باہر نکل گیا اور خدا کے آگے گریہ وزاری کی۔ اور یا فاتحَ الأبواب وِیا فَالِقَ الحَبِّ والنَّوی یا اِفتَحِ البَابَ کا وِرد کرتا رہا اور واپس آکر یہی وِرد کرتا ہوا سو گیا۔

۵ر جنوری کی صبح کو پھر دفاتر کے کھلنے کے وقت سے تقریباً ایک گھنٹہ کے بعد اُسی کلرک کے پاس پہنچا۔ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور مجھے بیٹھنے کے لئے کہا اور پھر خود بیٹھ کر مجھے کہا تم واقعی عجیب انسان ہو کیا تم نے اندر داخل ہونے سے قبل یہاں سے کوئی آدمی باہر جاتا ہوا دیکھا تھا۔ میں نے کہا ہاں جب میں اس بلڈنگ کے گیٹ میں داخل ہوا تو ایک آدمی تمہارے دفتر کی طرف سے آتا ہوا میرے پاس سے گزرا تو تھا لیکن میں نے اُسے تمہارے دفتر سے نکلتا ہوا نہیں دیکھا شاید وہی ہو جس کا تم ذکر کرنا چاہتے ہو۔ اور اُس کی وجہ قطع اور لباس بھی اندازاً بتایا۔ کہنے لگا وہی آدمی یہ کاغذات یہاں رکھ گیا ہے۔ یہ تمہارے کاغذات ہیں جو انسپکٹر پولیس کے دستخطوں اور مہر کے بعد تمہارے موافق رپورٹ کے ساتھ واپس آگئے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ یہ کس طرح ہوا ہے کیونکہ تمہارے کاغذات سے پہلے ساٹھ کے قریب درخواستیں میں بھجوا چکا ہوں۔ ان میں سے کسی کا جواب ابھی تک نہیں آیا اور تمہارے کاغذات کل پرسوں ہی گئے ہیں اور آج صبح ہی یہاں واپس آگئے ہیں اور کہا کہ میں ان کا اندراج کر کے روانگی ڈاک والے دفتر بھجوا دوں گا وہ بذریعہ ڈاک آگے بھجوا دیں گے۔ میں نے اُسے کہا اب بھی تم مہربانی کرو اور کوشش کرو کہ یہ بذریعہ ڈاک نہ جائیں بلکہ کسی دفتری کے ہاتھ بھجوا دو۔ اُس نے اس کا وعدہ کیا۔

ساڑھے بارہ کے قریب دفاتر وقفہ کے لئے بند ہونے سے قبل خاکسار پھر اُس کے پاس پہنچا اور پوچھا کہ کیا بنا۔ اُس نے کہا کہ میں تمہارے جانے کے بعد بجائے کسی دفتری کو دینے کے خود دفتر روانگی میں یہ کاغذات دے کر آیا ہوں اور تاکید کی کہ یہ کاغذات فوری ہیں ابھی ابھی بھجوا دو۔ لیکن میں یہ کہنا بھول گیا کہ ان کو بذریعہ ڈاک نہ بھجوایا جائے۔ میں نے اسے کہا کہ چلو ابھی اُس دفتر میں چلیں وہاں جا کر اُس نے دریافت کیا۔ تو ایک شخص نے کہا کہ وہ روانگی ڈاک والا کلرک تو جا چکا ہے۔ اُس نے اُس سے کہا براہ مہربانی ذرا رجسٹر دیکھ کر بتاؤ کہ وہ کاغذات گئے تو نہیں۔ اُس نے رجسٹر ڈاک دیکھا تو اس میں ان کی روانگی درج تھی اُس نے بتایا یہاں سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کاغذات کس ذریعہ سے بھیجے گئے ہیں۔ لیکن اغلب یہی ہے کہ یہ باقی ڈاک کے ساتھ بذریعہ ڈاکخانہ ہی بھیجے گئے ہیں۔

خاکسار پھر پریشانی میں واپس لوٹا۔ لیکن گھر واپس نہ گیا اور ۲ بجے کے بعد وزارتِ داخلہ میں گیا اور پوچھتے پچھاتے متعلقہ دفتر میں پہنچا اور پوچھا کہ کوئی کاغذات دستی یہاں آئے ہیں۔ اُس نے پوچھا کہ کب بھیجے گئے ہیں۔ میں نے بتایا کہ آج ہی۔ اُس نے کہا کہ یہاں خطوط عموماً بذریعہ ڈاک ہی آتے ہیں کبھی کبھار دستی بھی آجاتے ہیں۔ لیکن یہ بھی ضروری نہیں کہ یہاں ضرور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئیں بعض اوقات سیدھے رجسٹرار کے پاس بھی بعض کاغذات چلے جاتے ہیں۔

خاکسار یہاں سے رجسٹرار کے دفتر گیا جو اس دفتر سے دُور کسی اَور سمت میں تھا۔ رجسٹرار مسٹر کونگوا (MR. KONGWA) کو ملا اور دریافت کیا کہ یہاں فلاں کاغذات آپ کے پاس کسی کے ہاتھ پہنچے ہیں؟ اُس نے کہا نہیں۔ مَیں نے عرض کی کیا آپ ٹیلیفون پر آمد ڈاک کے انداج کے دفتر سے پتہ کر سکتے ہیں۔ کہنے لگا نہیں میرے پاس بہت کام ہے خاکسار نے کہا اس بارہ میں تشویش کی ایک خاص وجہ ہے اگر اجازت دیں تو میں عرض کروں میری بات سننے پر کچھ لیت ولعل کے بعد کہنے لگا چلو میں خود تم کو اُس دفتر میں لے جاتا ہوں گو ہم کسی کو وہاں جانے کی اجازت نہیں دیتے اور اگر تم خود جاؤ تو تمہیں وہاں کوئی داخل نہ ہونے دے گا۔ وہاں جاکر انہوں نے وہاں کے افسر سے پوچھا اور پھر ڈاک کلرک کے پاس جاکر دریافت کیا۔ اُس نے کہا ابھی تک کوئی ایسی ڈاک یہاں نہیں آئی۔ واپس اُس کے دفتر میں آئے۔ اور اُس نے مجھے کہا۔ اوّل تو کاغذات یہاں آئے ہی نہیں۔ تم کہتے ہو آج ہی بھیجے گئے ہیں۔ لیکن یہاں کاغذات عموماً بذریعہ ڈاک آتے ہیں جن کے پہنچنے پر بعض اوقات کئی دن لگ جاتے ہیں اگر کاغذات آ بھی جاتے تو بہ دیکھو وہ سامنے الماری میں ایسی درخواستوں کا خانہ بھرا پڑا ہے۔ ان میں سے بعض ایک سال سے یہاں پڑے ہیں۔ ان پر ابھی کارروائی ہونی باقی ہے کارروائی مکمل ہونے پر ہم رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ تیار کرنے کا آرڈر دیتے ہیں۔ جسے تیار ہونے پر ہم دیئے ہوئے پتہ پر بذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ درخواست کنندہ کو بھیج دیتے ہیں۔ تمہاری طرح لوگ یہاں نہیں آتے۔ مَیں نے پھر کچھ کہنا چاہا تو کہا میں نے تمہاری بات سن لی ہے جب کاغذات آئے ہی نہیں تو مَیں کیا کر سکتا ہوں۔ اگر آئے ہوتے تو مَیں کچھ کرتا بھی۔ اب تو کسی کارروائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اگلے روز ۶ جنوری کو صبح دس گیارہ بجے مَیں نے ایک کالج سے جہاں چوہدری محمد شریف صاحب (مرحوم) پڑھاتے تھے۔ MR. KONGWA کو ٹیلیفون کیا۔ اُس نے کہا تم کیوں مجھے بار بار تنگ کرتے ہو۔ تمہارے کاغذات ابھی نہیں آئے۔ مَیں یہاں سے رجسٹریشن کی درخواستوں کے کلرک کے پاس گیا (جہاں درخواست جمع کرائی تھی) اور اُسے لے کر روانگی ڈاک کے دفتر گیا۔ متعلقہ کلرک نے کہا کہ مَیں نے ساری ڈاک کل ہی ڈاکخانہ بھیج دی تھی لیکن چونکہ تم نے کہا تھا کہ یہ فوری کاغذات ہیں اور ابھی ابھی بھیجنے ہیں۔ مَیں نے ان کو روک لیا ہے لیکن اُس وقت لیجانے والا کوئی نہ تھا۔ لہٰذا مَیں نے آج صبح سیدھے رجسٹرار کو دیئے ہیں۔ چند منٹ ہوئے آدمی یہاں سے لے کر گیا ہے لیکن اب دفتر وقفہ کے لئے بند ہونے والے ہیں شاید یہ ۲ بجے کے بعد ہی وہاں پہنچیں۔

خاکسار ۴ بجے کے قریب پھر چوہدری صاحب کے دفتر گیا۔ دفتر بند تھا۔ چند منٹ کے بعد چوہدری صاحب آخری کلاس پڑھا کر وہاں تشریف لے آئے اور فرمایا مَیں سیدھا گھر جا رہا تھا لیکن یاد آیا کہ مجھے اپنے دفتر سے ایک کتاب لینی تھی مَیں نے یہاں سے پھر مسٹر (KONGWA) کو ٹیلیفون کیا اور بتایا کہ میں مسٹر احمد ہوں۔ یہ سُنتے ہی اُس نے خوب ڈانٹ پلائی اور کہا تم میرا دماغ کیوں چاٹتے ہو۔ مَیں نے اپنا سنبھالا کیا اور نرمی سے کہا۔ دراصل آپ میرے حاکم ہیں اور مَیں آپ کا محکوم ہوں۔ آپ کو ان الفاظ کا پورا پورا حق حاصل ہے اور میرا ان پر ناراض ہونا عین حماقت ہے۔ اس پر وہ کچھ ہنسا اور کہا اچھا بتاؤ کیا کہتے ہو۔ مَیں نے کہا آپ کو معلوم ہی ہے کہ مَیں کیا کہنا چاہتا ہوں۔ کہنے لگے بھئی تمہارے کاغذات ابھی نہیں پہنچے کل پچھلے وقت پتہ کرنا۔ مَیں نے عرض کی آپ مجھ پر ناراض تو ہو ہی چکے ہیں۔ جہاں آپ نے اتنا برداشت کیا ہے۔ وہاں ایک چھوٹی سی بات اَور برداشت کر لیں۔ آواز آئی ہاں کہو عرض کی آپ ٹیلیفون پر ایک بار پھر آمد ڈاک کے دفتر سے دریافت کرنے کی تکلیف گوارہ فرمالیں۔ آواز آئی! OH GOD اچھا ہولڈ کرو۔ چند منٹ کے بعد آواز آئی ہاں تمہارے کاغذات آگئے ہیں۔ لیکن اب کیا کہتے ہو۔ تم نے دیکھ ہی لیا تھا کہ میرے پاس ایسی فائلوں کا ڈھیر لگا پڑا ہے تمہیں کیا حق پہنچتا ہے۔ کہ مَیں

ان سب سے پہلے تمہاری درخواست کو ہینڈل کروں اور تمہاری خاطر چند منٹ میں ساری کارروائی سرانجام دوں عرض کی اس کا جواب مَیں ٹیلیفون پر نہیں دے سکتا اگر اجازت دیں تو آپ کے دفتر میں حاضر ہو جاؤں۔ آواز آئی لیکن کیوں۔ عرض کی اس کا جواب بھی آپ کے پاس ہی آکر دوں گا۔ کہنے لگے اچھا چلو۔ آجاؤ۔

خاکسار اُن کے دفتر پہنچا اور انہوں نے میرے داخل ہونے پر دروازہ بند کر لیا۔ اور کہا بیٹھو۔ اچھا بتاؤ تم کیوں میرے پیچھے پڑے ہوئے ہو۔ عرض کی اس میں میرا قصور نہیں جتنا آپ سمجھتے ہیں اس لئے کہ آپ نے کہا تھا کہ اگر تمہارے کاغذات آئے ہوتے تو مَیں کچھ کرتا بھی۔ میری درخواست یہی ہے کہ وہ "کچھ" کریں جس کا آپ نے وعدہ کیا تھا اُس نے کہا دیکھو مجھے بھوک لگی ہوئی ہے اور اپنے پیٹ کی طرف اشارہ کرکے کہا یہ دیکھو جو میرے ساتھ پیٹ لگا ہوا ہے یہ بہت خراب ہے اور میرے پاس اس وقت کوئی پیسہ نہیں کہ کچھ منگوا کر کھا لوں۔

مَیں نے عرض کی پیسہ تو اس وقت میرے پاس بھی کوئی نہیں۔ ورنہ کھانا آپ منگوا لیتے اور پیسے میں دے دیتا۔ یہ درخواستیں جو آپ کے پاس پڑی ہوئی ہیں۔ ان میں سے بعض بڑی بڑی کمپنیوں کی رجسٹریشن کے لئے ہوں گی۔ اور درخواست دینے والوں نے ان کے ذریعہ لاکھوں اور کروڑوں روپیہ کمانا ہے مَیں تو ایک معمولی مشنری ہوں۔ مَیں نے تو باتوں سے ہی اپنا بھی اور دوسروں کا بھی پیٹ بھرنا ہے۔ اگر آپ کے نزدیک نیکی بھی کوئی چیز ہے اور یقیناً آپ سا نیک آدمی نیکی کی قدر ضرور کرتا ہے۔ تو ایک میری درخواست کو اگر آپ خدا کی خوشنودی کے لئے قبولیت کا شرف بخش دیں تو کوئی بعید نہیں خدا تعالیٰ اس کے عوض اپنے خاص انعام سے آپ کو نوازے کہنے لگے لیکن تمہاری درخواست ابھی میرے پاس نہیں آئی۔

عرض کی آپ نے ٹیلیفون پر فرمایا تھا کہ وہ درخواست آگئی۔ کہنے لگے کہ وہ ابھی آمد ڈاک کلرک کے پاس ہے وہ ڈاک کے مراحل سے گزر کر اُس فائل میں لگ کر (جو کل تیار ہوگی) کل میرے پاس پیش ہو سکتی ہے۔ میں نے عرض کی چلو مَیں کل صبح آجاؤں گا لیکن امید ہے کہ آپ اپنا "کچھ کرنے" کا وعدہ پورا کریں گے۔ اس پر وہ اٹھا اور کہا اچھا مَیں تمہیں ابھی بتاتا ہوں اور وہاں سے ساتھ کے دفتر میں چلا گیا۔ مَیں کچھ پریشان ہوا کہ مَیں یہاں اکیلا ہوں نامعلوم اب کیا ہونے والا ہے۔ یا شاید وہ واپس ہی نہ آئے تقریباً پندرہ بیس منٹ کے بعد آیا اور کہا۔ مجھے تم جیسے شخص سے زندگی میں پہلی بار پالا پڑا ہے۔ مَیں نے عرض کی یہ بھی میرا شرف ہے کہ میں آپ کی نظر میں کسی نہ کسی لحاظ سے تو پہلا شخص ہوں۔ وہ ہنسا اور ایک بند لفافہ میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا یہ لو اور چلے جاؤ۔ لیکن اس کو یہاں نہ کھولنا۔ گھر جاکر ہی کھولنا عرض کی کیا راستے میں کھولنے کی بھی اجازت نہیں۔ کہنے لگا اگر راستے میں کھولو گے تو میں تمہارا کیا کر سکتا ہوں۔ مجھے صرف یہ ڈر ہے کہ تم راستے سے دوبارہ نہ لوٹ آؤ۔ اب دفتر بند ہونے میں چند منٹ باقی ہیں۔ تم یہاں ہی بیٹھو اس لفافے کو مت کھولنا۔ میں چند منٹ میں ایک دو کام کرکے چلا جاؤں گا۔ تم پھر جاکر اسے جہاں مرضی کھول لینا۔ مَیں نے عرض کی آپ بے فکر رہیں میں اسے راستے میں چند منٹ کے بعد ہی کھولوں گا۔ کہنے لگے ہاں چلے جاؤ لیکن کل بھی نہ آنا۔

خاکسار نے باہر نکل کر شارٹ کٹ کرنے کی غرض سے جھاڑیوں والے راستے پر افسردگی کے عالم میں چل پڑا اور دل میں کہا۔ اس طرح مسترد ہو کر شاید ابھی اور امتحان باقی ہے۔ تقریباً دس پندرہ منٹ کے بعد ایک پتھر پر بیٹھ کر کانپتے ہاتھوں سے لفافہ کھولا اور جو کچھ تھا اسے پڑھ کر وہیں سجدے میں گر گیا۔ اس میں ایک احمدیہ مشن کی رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ تھا اور ایک کاغذ تھا۔ جس پر رجسٹرڈ سوسائٹی کے قواعد و ضوابط درج تھے۔ آنسوؤں سے ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں کو یقین نہیں آتا تھا اور دل کی عجیب کیفیت تھی اور یہ بھی نہیں سوجھتا تھا کہ اب کس طرف کا رُخ کروں۔

اس طرح ۲۷۔ ۲۸ اور ۲۹ دسمبر ۱۹۸۱ء کے ۳ اور ۴۔ ۵ اور ۶ جنوری کے بھی تین یعنی کل چھ سرکاری کام (working days) کے دنوں میں درخواست رجسٹر ہونے اور سرٹیفکیٹ ملنے کے مراحل طے پا گئے۔ الحمد للہ ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام!

یہاں سے خاکسار نے سیدھا محترم کبیر احمد بھٹی صاحب کی کوٹھی کا رخ کیا۔ وہاں پہنچ کر جب ان کو اور ان کے بچوں کو یہ سرٹیفکیٹ دکھایا تو سب کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھے۔ بچوں نے فوراً جاکر اپنی امی کو بھی بتایا اور انہوں نے بھی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے الحمد للہ کہا۔

اس کے بعد غالباً محترم بھٹی صاحب کی کار میں ہی خاکسار چوہدری صاحب (مرحوم) کے گھر گیا اور ان کو بھی سرٹیفکیٹ دکھایا۔ یہاں بھی سب بیحد خوش ہوئے۔ محترم چوہدری صاحب نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور المصلح الموعود کے بعض واقعات اور ملفوظات کی روشنی میں خدا تعالیٰ کے خاص انعامات کا ذکر کیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ!

(باقی)

درخواستِ دعا

۱۔ مکرم رفیق احمد صاحب بھٹی کی والدہ صاحبہ جو کافی عرصہ سے بہت بیمار چلی آرہی ہیں احباب جماعت سے اُن کی صحتِ کاملہ کے لئے عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

(نذر محمد خان۔ ناظم خدمتِ خلق ضلع نواب شاہ)

۲۔ میرے والد سید عبدالکریم صاحب (سابق ملازم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب) فالج کے حملہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ قارئین کرام دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز ہماری تمام پریشانیوں اور مشکلات کو دُور فرمائے۔

(عبدالمالک ۴/۷۳۔ بڑا پلاٹ۔ ڈرگ کالونی۔ کراچی ۲۵)

۳۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم پرویز احمد صاحب مغربی جرمنی میں بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے اور ان کی جملہ پریشانیاں دور کرے۔ آمین۔ (محمود احمد ملک ایجنسی کوکا کولا۔ حافظ آباد روڈ۔ گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ لاہور کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۸۱ء لجنہ اماء اللہ لاہور کا سالانہ اجتماع مسجد دارالذکر میں صبح دس بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور عہد کے بعد نظم درثمین سے پڑھی گئی اور مقابلہ حسن قرات شروع ہوا جس میں ۱۰ ممبرات نے حصہ لیا اور ججوں کے فیصلہ کے مطابق

رفعت شاہانہ مغلپورہ — اول — بشریٰ ناہید اقبال ٹاؤن — دوم
ساجدہ محمود وحدت کالونی — سوم — آئیں۔ ازاں بعد مقابلہ حفظ قرآن میں ۱۰ ممبرات نے حصہ لیا اور
امۃ الجمیل شالیمار ٹاؤن — اول — رفعت شاہانہ مغلپورہ — دوم
نبیلہ قریشی ماڈل ٹاؤن — سوم — رہیں۔ تقریری مقابلہ معیار اول میں
ناصرہ وجیہہ اسلامیہ پارک — اول — زاہدہ محمود سمن آباد — دوم
رقیہ خالد کیولری گراؤنڈ — سوم — قرار پائیں۔ تقریری مقابلہ معیار دوم میں
درّ شہوار ماڈل ٹاؤن — اول — بشریٰ تنویر دہلی گیٹ — دوم
نبیلہ ماڈل ٹاؤن — سوم — شبانہ سمن آباد — سوم

دو بجے وقفہ نماز ظہر وعصر اور کھانے کے لیے کیا گیا۔ تین بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا جس میں تلاوت اور نظم کے بعد فی البدیہہ تقریری مقابلہ شروع ہوا کافی ممبرات نے ذوق وشوق سے حصہ لیا اور ججز کے مطابق

ناصرہ قریشی ماڈل ٹاؤن — اول — نعیمہ نسرین ٹاؤن شپ — دوم
بلقیس منیر وسطی چھاؤنی — سوم — قرار پائیں۔ انگریزی تقریری مقابلے میں
طلعت چیمہ ماڈل ٹاؤن — اول — رفعت شاہانہ مغلپورہ — دوم

رہیں بعد ازاں بیت بازی کا پروگرام ہوا جس میں
امۃ الجمیل مغلپورہ — اول — عقیلہ سمن آباد — دوم

اجتماع کا پروگرام بخیر وخوبی ختم ہونے پر بیرونی لجنات سے آئی ہوئی مہمان نمائندگان کو خطاب کی دعوت دی گئی چنانچہ مرکزی نمائندہ مکرمہ نصیرہ نزہت صاحبہ سیکرٹری اصلاح وارشاد لجنہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے نیک خیالات کو دوسروں تک پہنچانے کی اہمیت وعظمت کو خوب واضح کیا ان کے بعد لجنہ گوجرانوالہ کی صدر مکرمہ صادقہ میر صاحبہ نے مختصر خطاب میں لجنہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اہمیت کو واضح کیا۔

اس موقعہ پر مرکزی لجنہ کی چار نمائندگان کے علاوہ لجنہ گوجرانوالہ سے بارہ نمائندہ لجنہ قصور سے تین نمائندگان نے شرکت فرمائی۔ ضلع لاہور کی لجنات کی حاضری بھی بہت اچھی رہی۔

نمائندگان کے خطاب کے بعد تقسیم انعامات ہوئی مجموعی کارگذاری میں

حلقہ ماڈل ٹاؤن نے — اول — حلقہ وسطی چھاؤنی نے — دوم
حلقہ کیولری گراؤنڈ نے — سوم

انعام حاصل کیا سیکرٹریان شعبہ جات کی طرف سے بھی حلقوں کو اول دوم سوم انعامات دیئے گئے اس موقعہ پر محترمہ صدر صاحبہ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ نے اپنی طرف سے تمام سیکرٹری صاحبان کو اور حلقوں میں بہترین کام کرنے والی عہدہ داران کو انعامات عطا فرمائے اور اس طرح شام پانچ بجے اجتماع کی یہ بابرکت تقریب اختتام کو پہنچی۔ الحمد للہ۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور)

مکرم نائب ناظر صاحب مقامی اصلاح وارشاد کا دورہ ننکانہ صاحب

مورخہ ۱۳/۱۰/۸۱ کو مکرم ومحترم سید احمد علی صاحب نائب ناظر صاحب اصلاح وارشاد (مقامی) نے ۴ بجے شام ننکانہ صاحب کی مسجد احمدیہ میں جماعتی تربیت پر چالیس منٹ تک لیکچر دیا۔ عورتوں کے لیے پردہ کا انتظام تھا۔

اسی دن نماز عشاء کے بعد مسجد احمدیہ جھنگڑ حاکم والا میں اعلان کے مطابق خاکسار نے تلاوت کی، مولانا شاہ صاحب نے بیرون پاکستان تبلیغ واشاعت دین کے بارہ میں لیکچر دیا اور سلائیڈز دکھلائیں یہ پروگرام ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ حاضری مرد وزن اور بچوں کی بارہ سو تک تھی۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین۔

(نصیر احمد شاد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ)

"جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں۔" (ارشاد حضرت اقدس)

دعائے مغفرت

(۱) خاکسار کی بیٹی عزیزہ حفیظہ بیگم ۵ر اکتوبر کو مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ۱۹۷۵ء میں بچہ کی پیدائش پر مرحومہ کو بخار ہو گیا تھا اور بعد میں دماغی عارضہ کے دورے پڑنے لگے۔ چار سال تک متواتر علاج کے بعد اللہ تعالیٰ نے شفاء بخشی مگر پچھلے دنوں دوبارہ دورے پڑنا شروع ہو گئے۔ وفات کے دن مرحومہ گھر سے ایک سو گز کے فاصلہ پر کپڑے دھونے گئی کہ وہاں جاتے ہی اچانک دورہ پڑا اور وہ کیچڑ میں گر گئی اور منہ کیچڑ میں دب جانے سے موقع پر ہی فوت ہو گئی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بچہ اور ایک بچی چھوڑی ہے۔ جن کی عمریں علی الترتیب ۶ اور ۲½ سال ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام بخشے، جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور بچوں کا خود حافظ وناصر اور کفیل ہو۔

(اللہ دتہ صدر جماعت احمدیہ کرتو ضلع شیخوپورہ)

(۲) میرے دادا جان محترم چوہدری ولی محمد صاحب باجوہ ۲۱ر اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز بدھ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر وجمیل عطا فرمائے۔ مرحوم بہت مخلص اور نڈر انسان تھے اور سلسلہ کی بہت خدمت کرتے تھے۔

(چوہدری خالد محمود باجوہ چک ۱۹۱/R.B تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر)

نمایاں کامیابی

خاکسار کے فرزند منور احمد مرزا کو انجینئرنگ کا نوکیشن منعقدہ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۸۱ء (یہ کانووکیشن ۱۰ سال کے بعد ہوئی ہے) کے موقع پر دو گولڈ میڈل اعلیٰ کارکردگی اور اول پوزیشن حاصل کرنے پر ڈگری کے ساتھ دیئے گئے ہیں۔ اس کارکردگی کی فلم بھی ٹیلیویژن پر دکھائی گئی تھی۔ عزیز کو اس اعزاز کا مستحق بی ایس سی (انجینئرنگ) کے امتحان سیشن ۷۷-۱۹۷۸ میں اعلیٰ کارکردگی کی بنا پر قرار دیا گیا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ آئندہ بھی ہر میدان میں برخوردار کو نمایاں کامیابیوں سے نوازتا رہے اور خادم دین بنائے۔ آمین!

(مرزا عزیز احمد سیکرٹری مال حلقہ اسلامیہ پارک لاہور)

"وہ شخص

جو اس بات کی انتظار میں رہتا ہے کہ کوئی دوسرا مجھے تحریک کرے وہ اپنے ایمان کی فکر کرے۔ مومن کا کام نیک تحریک کرنا ہے نہ کہ دوسرے کی تحریک کا منتظر رہنا۔"

تحریک جدید کی مالی قربانی کا وعدہ بھجوانے میں آپ بھی کسی کی طرف سے تحریک کے منتظر نہ رہیں بلکہ اولین موقعہ پر اپنی قربانی اپنے مقدس امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت پائیں!

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان ولادت

۱۔ عزیزم بشارت محمود وائس پریذیڈنٹ پاکستان گارنٹی انشورنس کمپنی لاہور کو اللہ تعالیٰ نے تین بچیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے جو کہ صفدر صاحب برلاس کا پوتا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم مطیع الرحمٰن کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے حبیب الرحمٰن نام تجویز فرمایا ہے۔ عزیز چوہدری غلام رسول صاحب امیر جماعت ماموں کانجن کا نواسہ اور خاکسار کا پوتا ہے۔

۳۔ عزیزم کیپٹن وحید رشدی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جو کہ مکرم عبد الغنی صاحب رشدی مرحوم سابق امیر جماعت راولپنڈی کا پوتا اور خاکسار کا نواسہ ہے۔

۴۔ عزیزم مبارک احمد برلاس جو کہ بشارت محمود برلاس کے بڑے بھائی ہیں اولاد نرینہ سے محروم ہیں۔ پانچ بیٹیاں ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اولاد نرینہ سے نوازے۔

(ثناء اللہ شبلی فیکٹری ایریا ربوہ)

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تینوں نومولودگان کو صحت وتندرستی سے نوازے اور اسلام واحمدیت کا خادم بنائے اور والدین کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہوں۔ آمین۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاد حضور - صفحہ اوّل سے آگے

کہ صرف خدا دینے والا ہے اور اس وقت تک لطف نہیں آسکتا جب تک دینے والا خدا نہ ہو اور لینے والا انسان نہ ہو۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں جو یہ چاروں باتیں ہیں ہماری جماعت کی ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ اور ساری جماعت کی زندگی پر یہ چاروں بنیادی باتیں اثر انداز ہوتی ہیں اور اسے بھول کر ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔

اس ضمن میں حضور نے پاکیزگی اختیار کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہماری تنظیموں کے پروگرام ایسے ہونے چاہئیں جو پاک زندگی گزارنے میں ممد و معاون ہوں۔ مثلاً یہ کہ گندہ کھانا نہ کھاؤ۔ گالیاں نہ دو۔ کوئی شخص گالی دے تو بھی اس کا جواب گالی سے نہ دو۔

حضور نے فرمایا کہ سارے پروگرام ایسے ہونے چاہئیں جو انفرادی اور اجتماعی زندگی سے ناپاکی کو دور کرنے والے ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ اپنے اوپر خدا تعالیٰ کی صفات کا ایسا رنگ چڑھاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے حسن اور نور کی جھلک ساری دنیا کو نظر آجائے۔ حضور نے فرمایا کہ اس مقصد کے لئے جسمانی۔ ذہنی۔ اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں کی نشوونما فرض ہے۔ اس کے بغیر ہم اللہ کے فضل کے وسیع میدان میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں تضاد نہیں۔ ہمارے اندر بھی توازن ہونا چاہیئے۔ ہر فرد کی زندگی میں اور قربانیوں میں توازن ہونا چاہیئے۔ حضور نے اعلان فرمایا کہ جماعتی تنظیموں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے میں ایک "مجلس توازن" قائم کرنا چاہتا ہوں جس میں انصار۔ خدام اور لجنہ کے نمائندے شامل ہوں گے۔ ان کا مقصد یہ ہوگا کہ سب کے زور لگانے کی جہت ایک ہی ہو اور جو ایک دوسرے کی نگرانی بھی کریں۔

مجلس انصار اللہ کے نظام میں تبدیلی کرنے کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ صدر اور نائب صدر کے بعد انصار میں چار نائب صدر اور مقرر کئے جائیں گے ان کے ذمے کئی شعبے ہوں گے اور ان کا کام صرف یہ ہوگا کہ مجھے یہ رپورٹ دیں کہ ان شعبوں میں کیا کام ہوا۔

لجنہ کے کلب

حضور نے فرمایا میں نے لجنہ اماء اللہ سے کہا ہے کہ ہر لجنہ اپنی ممبرات کے لئے کلب بنائیں جس میں ورزشی کھیلوں کا انتظام کیا جائے۔ چونکہ فوری طور پر سات آٹھ سو کلب بننے ممکن نہیں اس لئے فی الحال یہ کہا ہے کہ پنجاب کی ہر تحصیل میں کلب بنایا جائے۔ اس کے ذمہ دار لجنہ کے علاوہ انصار اور خدام بھی ہیں۔ ہو سکے تو چار کنال ورنہ دو کنال سے کم زمین نہ لی جائے۔ یہ کرائے پر لے لی جائے جو بھی صورت ہو اگر کسی احمدی کی زمین ہے تو بے شک کم کرایہ لے لے لیکن بہرحال مفت استعمال نہیں کریں گے۔ حضور نے فرمایا کہ شاملات دیہہ میں جو زمین ہے اس کو استعمال میں لانے کا انتظام بھی کیا جا سکتا ہے۔ جو جگہ بھی حاصل کی جائے اس کے گرد فوری طور پر ایک کچی اونچی دیوار بنا دی جائے۔ مقامی لجنہ خرچ نہ کر سکے تو لجنہ کا مرکز خرچ کرے گا۔ اس کا مقصد لجنہ کو پہلا احساس یہ دلانا ہے کہ انہیں ہر صورت باپردہ ہونا چاہیئے۔ اس میں ایک چھوٹا سا کمرہ ۸×۸ کا بنا لیا جائے۔ جس میں کھیلنے وغیرہ کی چیزیں رکھی جائیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان کلبوں کے قیام کی نگرانی بھی مجلس توازن کرے گی۔

خدام ورزشی کھیل کھیلیں

حضور نے فرمایا کہ اس کے علاوہ خدام الاحمدیہ ہر جگہ ایسی مجالس بنائیں جہاں پر اکٹھے ہو کر ورزشی کھیل کھیلیں۔ اس میں حضور نے بطور مثال میرو ڈبہ اور انڈونیشین طالب علموں کی ایک کھیل کا ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا کہ صحت کے لئے متوازن غذا بھی چاہیئے۔

انصار کے لئے بہترین ورزش

حضور نے انصار کو بھی اپنی صحت بہتر رکھنے کی طرف متوجہ فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ انصار کے لئے بہترین ورزش سیر کرنا ہے۔ روزانہ ۴-۵ میل صبح کے وقت سیر کریں اور اسے چھوڑیں نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ خدام بھی سیر کیا کریں۔ جماعت کے سارے افراد کو جسمانی لحاظ سے سب سے زیادہ صحت مند ہونا چاہیئے اور اس صحت کو دنیا کے مفاد میں خرچ کرنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ نے ترقیات کے غیر محدود دروازے انسان پر کھولے ہیں۔ آپ کا ہر قدم قرب کی طلب میں پہلے سے آگے بڑھنا چاہیئے۔ ہر آن اس کے حضور عاجزانہ دعائیں کریں۔ حضور نے فرمایا کہ انسان اپنے تمام کمالات، تمام آلات اور اپنے تمام اوقات میں خدا تعالیٰ کی ربوبیت کا محتاج ہے اور جماعت احمدیہ کو اجتماعی طور پر اپنے تمام اوقات میں ربوبیت کے حصول کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور زندگی کے بنیادی مقصد کو پا لینا چاہیئے۔ ہم ایک ایسی جماعت ہوں جو کسی کو دکھ پہنچانے کا سوچے بھی نہ اور ہر لحظہ دنیا کو سکھ پہنچانے کے لئے اپنے قدم آگے بڑھا رہی ہو۔ خدا ہمیں اس کی توفیق دے آمین

حضور کی دعائیں

آخر میں حضور نے فرمایا اب ہم دعا کریں گے اللہ تعالیٰ اس دنیا میں ایسے حالات پیدا کرے کہ اللہ کو گالیاں دینے والے لا الٰہ الا اللہ کا ورد کرنے لگیں۔ انسانیت کے لئے فساد اور دکھ پیدا کرنے والے امن اور سکھ پیدا کرنے لگ جائیں اور سارے انسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آجائیں۔ اور آپؐ کی بے شمار اور بے انتہا برکتوں اور فیوض سے حصہ لینے لگیں۔ انسانیت خوشحال ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت اور اس کی توفیق سے تمام ذمہ داریاں پوری محنت اور طاقت سے قبول کرے اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے۔

حضور نے اجتماع سے واپس جانے والے انصار کے لئے دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آپ پر اپنی برکتیں نازل کرے اور آپ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بن کر دعائیں کرنے والے ہوں۔

اس کے بعد حضور نے ہاتھ اٹھا کر پرسوز دعا کرائی اور اس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں:-

"پیغمبر خدا جو ستر بار استغفار کرتے تھے حالانکہ ایک دفعہ کے استغفار سے گذشتہ گناہ معاف ہو سکتے تھے پس اس سے ثابت ہے کہ استغفار کے یہ معنے ہیں کہ خدا آئندہ ہر ایک غفلت اور گناہ کو دبائے رکھے۔ اس کا صدور بالکل نہ ہو۔"

(البدر ۱۹ جون ۱۹۳۰ء صفحہ ۲۶۹)

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

با اعتماد ادارہ

پراپرٹی ایڈز

۲۵/کاسموس پلازہ

سپر ہائی وے

کراچی

فون دفتر ۔

فون گھر ۴۳۱۷۲۸

کو یاد رکھیں

خدمت کی راہوں پر رواں دواں

دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

(سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز)

گوجرانوالہ • ربوہ

چوک گھنٹہ گھر بالمقابل ایوان محمود

۴۶۰۰ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی نمبر ۲۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

باڈی بلڈنگ کورس BODY BUILDING COURSE

APPETIZER CAPS. — بھوک اور ہاضمہ کے لئے

BLOOD TONIC TABS. — افزائش خون کے لئے

BONE TONIC TABS. — ہڈیوں کی نشوونما کے لئے

قیمت ایک ماہ کورس ۳۰/- روپے۔ ڈاک خرچ ۵/-

کیور میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور، کراچی

ہیڈ آفس۔ ربوہ۔ فون ۶۰۷/۶۰۶